بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تالیف وترتیب: ابوابراہیم تھانوی

عقائد کے لیئے دلیل کہاں سے لیں

☆ عقیدہ کے لیئے صرف وہی حدیثیں قابل قبول ہوں گی جو قطع اور یقین کا فائدہ دیں۔(فتح الباری ج8۔ص431)عقیدہ کے اثبات کے لیے خبرواحد صحیح بھی ناکافی ہے۔(شرح مواقف ص727،شرح فقہ اکبر ص68)۔

☆ عقیدہ کے لیئے نص قرآنی پیش کی جائے۔

☆ جب حلال اور حرام کے مسئلہ میں صوفیاء کرام کی بات حجت اور سند نہیں تو عقائد میں انکی گول مول اور مجمل باتیں کب قابل قبول ہوسکتی ہیں۔
(مکتوبات دفتر اول ص۔335۔مجدد الف ثانیؒ)

☆ دلائل کتاب وسنت سے رائی جائے۔مشائخ کے فعل وقول سے نہیں دی جاتی (نقی علی خان انوار جمال مصطفیٰ)

☆ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر جب بسند صحیح جناب محمد ﷺ سے ثابت ہو تو اسکے مقابلے میں اگر کوئی بڑے سے بڑے مفسر بھی کچھ کہے تو اسکی بات مردود ہوگی۔اور جناب رسول ﷺ کی تفسیر ہی قابل اخذ ہوگی۔جبکہ اسکی سند اعلیٰ درجہ کی صحیح بھی ہو۔

☆ فریق مخالف بگوش ہوش سن لے اگر قرآن مجید کی کسی آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے کہ جس سے قرآن کریم کی دوسری آیات یا بعد کو نازل ہونے والی آیات سے تعارض واقع ہوتا ہے تو ایسا مطلب قطعاً باطل ہوگا۔

☆ بریلوی حضرات کی گواہی

☆عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض ہرزہ بانی ہے(احمد رضا خان بریلوی۔انباء المصطفیٰ ص4،الصیو فی المکیہ ص152)
یعنی کہ بزرگان دین اور صوفیاء اکرام کی مجمل اور گول مول بات پیش نہیں کی جاسکتی۔

☆عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابلے میں اخبار،احاد سے استناد محض غلط ہے۔ (انباء المصطفیٰ۔ص289۔احمد رضا)

☆اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا،احاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے۔(الدولۃ المکیہ ۔ص82۔احمد رضا)

☆(عقیدہ کے لیے)وہ آیات قطعی الدلالت ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔(جاء الحق،ص51،احمد یار)

☆عقیدہ کے لیے قطعی دلیل کی ضرورت ہے۔قرآن کی آیت یا حدیث متواتر یا مشہور پیش کی جائے۔(دس عقیدے،ص81)

☆ ☆ ☆

علماء دیوبند کا نبی ﷺ کے علم کے بارے عقیدہ

علم غیب کا مفہوم یہ کہ کائنات کا ایک ذرہ بھی اسکے علم ونگاہ سے اوجھل نہ ہو اور یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے اسمیں کوئی فرد کسی حیثیت سے اسکا شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو وہ علوم عطا کیے جو کسی مقدس نبیؑ اور کسی مقرب فرشتے کو عطا نہ کیے۔ بلکہ تمام اولین وآخرین کے علوم آنحضرتؐ کے دریائے علم کا ایک قطرہ ہیں اللہ کی ذات وصفات گزشتہ وآئندہ کے بیشمار واقعات، برزخ وقبر کے حالات میدان محشر کے نقشے، جنت وجہنم کی کیفیات علوم شریعت اسرار وحکم آسمانوں اور زمین کے عجائبات، اسماء حسنیٰ کی تعین نیک وبدبختوں کے احوال الغرض وہ تمام علوم جو آپ ﷺ کی ذات اقدس کے شایان شان تھے بطور معجزہ عطا کیے گئے۔ اسکا اندازہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور نہ ہی ایسا جامع وکمل علم خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق میں کسی کو عطا ہوا لیکن جس طرح ساری کائنات کے علوم کو آنحضرتؐ کے علوم مقدمہ سے کوئی نسبت نہیں بعینہ یہی حیثیت آپؐ کے علوم کی حق تعالیٰ کے علم محیط کے مقابلے میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام پاک میں جگہ جگہ عالم الغیب کا لفظ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور ساری مخلوق میں سے کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ فرد بھی اسکی دیگر صفات کی طرح علم الغیب میں بھی شریک نہیں حتیٰ قرآن میں بہت سی جگہ آنحضرتؐ کا عالم الغیب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ علم غیب، علم کل، علم محیط وعلم بسیط خاصہ خدا ہے۔

☆ ☆ ☆

عقیدہ علم غیب قرآن میں

☆ آپ ﷺ کہہ دیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے غیب نہیں جانتا مگر اللہ (سورۃ النمل۔ آیت 65)

☆ کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں (سورۃ انعام۔ آیت 50)

☆ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کو علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اسکو جانتا ہے۔ (سورۃ انعام، آیت 59)

☆ جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو پھر کہے گا تم کو (اپنی اپنی امت کی طرف سے) کیا جواب دیا گیا۔ وہ بولیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے غیب دان ہے (مائدہ۔ آیت 109)

☆ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی کو نہیں معلوم کہ کل کو کیا کرے گا اور کسی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا ہے خبردار ہے (سورۃ لقمان آیت 34۔ پ 21)

☆ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

☆ کیا میں نے تمھیں نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کا غیب میں ہی (اللہ) جانتا ہوں۔

☆ اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے۔

☆ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سوتم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔(پ14۔سورۃ یونس۔آیت20)۔

☆ اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کو حدِ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے ان کو ہم جانتے ہیں۔

(پ11 سورۃ توبہ آیت101)۔

☆ آپ کہہ دیں کہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے۔(پ29)

☆ کہہ دو کہ اسکا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کھول کر ڈرسنا دینے والا ہوں۔(پ29)

☆ لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اسکا علم خدا ہی کو ہے۔(پ22 سورۃ احزاب63)۔

☆ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔کہو کہ اسکا علم تو خدا ہی کو ہے۔

☆ کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔(پ9 سورۃ اعراف آیت188)

☆ اور نہیں بولتے (محمدؐ) اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو ایک حکم (وحی) ہے بھیجا ہوا اسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے (سورۃ النجم۔آیت5)۔

☆ اور واسطے اللہ کے ہیں پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی (سورۃ ہود۔آیت123)۔

☆ اسی کے لیے (اللہ) غیب آسمانوں اور زمینوں کا ہے۔(الکہف۔آیت26)

☆ اللہ نے آپ کو معاف کردیا (لیکن) آپؐ نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک کہ آپؐ پر سچے لوگ ظاہر نہ ہو جائے اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے۔(سورۃ توبہ آیت43)

☆ کہا اس نے آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس کی خبر آپ کو نہ ہوگی۔کہا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ چاہے تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔(الکہف آیت69)

☆ اور ہم اس طرح دکھاتے ہیں ابراہیم کو عجائبات آسمانوں اور زمین کے اور اسلیے کہ وہ ہو جائے عین الیقین والوں میں سے۔(انعام آیت75)۔

☆ (حضرت یوسف اور ہدہد) اور آپ نے پرندوں کی خبر لی تو کیا مجھے کیا ہوا کہ ہدہد نظر نہیں آرہا یا وہ واقعی آیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سو زیادہ دیر نہ گزری کہ وہ آیا اور اس نے کہا میں لایا ہوں ایک ایسی چیز کی خبر کہ آپکو اسکی خبر نہ تھی اور میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آپ کے پاس آیا ہوں (النمل آیت22)

☆ حضرت زکریا نے حضرت مریم کے پاس پھل دیکھے) اے مریم تیرے پاس یہ پھل کہاں سے آگئے (آل عمران37)

☆ اور بے شک ہم نے آپؐ سے پہلے کتنے رسول بھیجے ان میں ہیں وہ جن کا حال ہم نے آپ سے ذکر کیا اور وہ بھی جنکا حال ہم نے آپ کو نہیں بتلایا (المومن آیت77)۔

☆ (حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے آئے تو حضرت ابراہیم کو اسکا علم نہ تھا وہ ان کے لیے بچھڑا بھون لائے اور دل میں ان سے ڈرے رہے۔

القرآن: اور البتہ آچکے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر بولے سلام وہ بولے سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک بچھڑا تلا ہوا پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے تک ان سے متوحش ہوئے اور کھٹکا دل میں ان سے ڈر۔ وہ بولے مت ڈر ہم (فرشتے) ہیں بھیجے ہوئے قوم لوط کی طرف (پ 12، سورۃ ھود 6)۔

☆ جب فرشتے حضرت لوط کے پاس انسانی شکل میں خوب صورت بن کر آئے تو حضرت لوط انہیں پہچان نہ سکے اور ان کی قوم نے ان سے گناہ کرنا چاہا تو حضرت لوط بہت غمگین ہوئے۔

القرآن: اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہنچے تو وہ غمگین ہوا ان کام سے اور تنگ ہوا دل میں اور بولا آج کا دن بڑا ہی سخت دن ہے۔۔۔۔۔ فرشتے بولے اے لوط ہم تو تیرے رب کے فرشتے ہیں۔ ہرگز یہ نہ پہنچ سکیں گے تجھ تک۔

☆ جب حضرت یوسف کے بھائیوں نے اجازت لی اپنے باپ سے کہ وہ یوسفؑ کی اپنے ساتھ سیر پر لے جانا چاہتے ہیں۔

القرآن: بھیج یوسفؑ کو ہمارے ساتھ کل خوب کھائے اور کھیلے اور ہم اسکے نگہبان ہیں۔ حضرت یعقوب نے فرمایا مجھ کو غم ہوتا ہے اس سے کہ تم اسکو لے جاؤ اور ڈرتا ہوں اس سے کہ کھا جائے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بے خبر رہو بولے اگر کھا گیا اسکو بھیڑیا اور ہم ایک جماعت میں قوت ور تو ہم نے سب کچھ گنوا دیا۔ (پ 12 سورۃ یوسف رکوع 2 آیت 13)

حضرت یعقوب تقریباً چالیس سال تک پریشان رہے۔ (مستدرک، ج 4 ص 396)

☆ حضرت سلیمان اور ہدہد کا واقعہ حضرت سلیمان کو جب ہدہد نظر نہ آیا تو فرمایا

القرآن: کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔

پھر ہدہد نے بتایا کہ وہ ملک سبا سے آیا ہے اور وہاں کی خبر دی تو حضرت سلیمان نے ارشاد فرمایا۔

القرآن: سلیمان نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔

☆ حضرت ذکریا بہت بوڑھے ہو گئے اور انکے ہاں اولاد نہ تھی۔ پھر ایک فرشتہ اللہ کی طرف سے آیا اور یہ پیغام دیا کہ آپکو لڑکے کی خوشخبری ہو ۔۔۔۔۔۔۔ حضرت ذکریا نے فرمایا میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا میرا بڑھاپا اور اور جسمانی حالت یہ ہے اور میری بیوی بڑھیا اور بانجھ ہے۔۔۔۔

پھر اللہ سے عرض کیا

القرآن: کہا اے میرے رب ٹھرا میرے لیے نشانی (کہ جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ اب حمل قرار پا گیا) فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ بات نہ کر سکے گا تو لوگوں سے تین رات صحیح اور تندرست (پ 12 سورۃ مریم۔ رکوع 1)۔

☆ اور تو نہ تھا مغربی جانب ہم نے بھیجا موسیٰ کو حکم اور تو نہ تھا دیکھنے والا۔ (القصص آیت 44)

☆ ☆ ☆

حضورﷺ کی دی ہوئی خبریں علم غیب سے تھیں یا وحی سے؟ (علم غیب۔ اطلاع علی الغیب، غیب کی خبریں، وحی)

☆ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم وحی کرتے ہیں تیرے پاس (سورہ یوسف ع 11، پ 13)

☆ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کررہے ہیں اور تم اس وقت وہاں نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے گی اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ (آل عمران آیت 44)

☆ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس، بہترین قصہ اسلیئے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور البتہ تو اس سے پہلے تھا بے خبروں سے (سورہ یوسف آیت 3)

☆ یہ خبریں غیب کی ہیں، ہم وحی کرتے ہیں تیری طرف اور تو نہ تھا ان کے پاس جب وہ ایک کام پر متفق ہو گئے اور فریب کرنے لگے۔ (یوسف آیت 102)۔

☆ یہ (قصہ) اخبار غیب (غیب کی خبر) میں سے ہے۔ ہم نے اسے وحی کے ذریعے سے آپ تک پہنچا دیا۔ اسکو اس (بتانے) سے قبل نہ آپؐ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم سو صبر کریں۔ یقیناً نیک انجامی پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔ (سورۃ ھود آیت 49)

علم غیب احادیث میں

☆ الحدیث: غیب کی کنجیاں پانچ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا رحم مادر میں جو کچھ ہے آنے والے کل کے واقعات بارش ہو گی یا نہیں۔ موت کہاں آئے گی۔ قیامت کب قائم ہو گی۔ (بخاری، مسلم۔ مسند احمد)۔

☆ حضرت جابرؓ حضورﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل ارشاد فرمایا "تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہو حالانکہ اسکا علم تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی کو نہیں۔ (مسلم)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

جو یہ ہے کہ رسول اللہﷺ غیب جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔

(بخاری شریف۔ کتاب التوحید، ج 2۔ ص 720) (مشکوۃ۔ ص 501)

☆ مدینہ منورہ میں کسی بچی نے ایک شعر پڑھا جسکا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے اندر ایسا نبیؐ موجود ہے جو آنے والے کل کے واقعات کو جانتا ہے تو یہ سن کہ حضورﷺ نے اسے فوراً ٹوکا اور اس شعر کو دوبارہ دہرانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہونے والے واقعات کی خبر اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی نہیں۔ (ابن ماجہ)

☆ الحدیث: اے اللہ! میں اس علم سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو نفع نہ دے (مسلم۔ ج۔ 2۔ ص 350)

☆ الحدیث: میں نہیں جانتا کہ تبع نبی تھے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں (مستدرک ج1۔ص36)۔

☆ الحدیث: اس بات کا مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جواب ہوا تو میں کعبہ میں داخل نہ ہوتا مجھے اندیشہ ہوا کہ میں اپنی امت پہ ایک مشقت ڈالی ہے (سنن ابی داؤد، ج1۔ص277)۔

☆ تم اپنے مناسک حج سیکھ لو کیونکہ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس حج کے بعد اور حج نہ کر سکوں (صحیح مسلم۔ج ا۔ص419)

☆ اللہ تعالیٰ نے جو مجھے رتبہ عطا فرمایا ہے میری ذات کو اس سے نہ بڑھاؤ (احمد بیہقی)

☆ میری ذات کا بارے میں غلو ومبالغہ سے کام نہ لو جیسا کہ عیسائی نے حضرت عیسیٰ کے ساتھ کیا (مجمع الفوائد)

☆ میں نہیں جانتا کتنا عرصہ تم میں رہوں سو تم میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا اور آپ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرف اشارہ فرمایا (جامع ترمذی۔ج2۔ص207)

☆ جناب رسول ﷺ صحابہ کے ساتھ ایک قبر سے گزر اور پوچھا یہ کس کی قبر ہے تو صحابہ نے عرض کیا یہ بنی فلاں کی لونڈی کی قبر ہے تو آپ ﷺ نے اسکو پہچان لیا۔

☆ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا واقعہ:

(خلاصہ) حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے مجمع میں تقریر فرما رہے تھے کسی نے سوال کیا کہ کیا کوئی آپ سے بڑا عالم بھی موجود ہے؟ حضرت موسیٰ نے ارشاد فرمایا نہیں! اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر نامی مجمع البحرین میں تجھے ملے گا اس سے کچھ دن جا کر بعض تکوینی امور سیکھ آؤ۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ مجھے کس طرح اسکی ملاقات نصیب ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر دونوں کشتے میں سوار ہوئے۔ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر کے تین کام کشتی کا تختہ اکھاڑنا لڑکے کو قتل کرنا اور دیوار بنانا کا علم نہ تھا۔ حضرت خضر نے یہ بھی فرمایا اے موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جس کو تو نہیں جانتا اور تجھے خدا تعالیٰ نے وہ علم عطا کیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ (بخاری شریف۔ج3۔ص688)

☆ حضرت داؤدؑ کی دو بیویاں تھیں ایک بڑی ایک چھوٹی دونوں کے ایک ایک لڑکا تھا۔ بڑی کے لڑکے کو بھیڑیا کھا گیا۔ تو اسنے چھوٹی کے لڑکے پر دعوٰہ کیا کہ یہ میرا ہے۔ دونوں حضرت داؤد کے سامنے پیش ہوئیں۔ بڑی نے ایسا طریقہ اور ڈھنگ اختیار کیا کہ حضرت داؤد نے اسکی بات کو سچ سمجھ لیا اور بچہ بڑی بیوی کو دے دیا۔ (بخاری ج ا۔ص487۔ مسلم ج2۔ص77)

☆ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہار گم ہو گیا تو جناب رسول ﷺ ہار تلاش کرنے کے لیے رک گئے اور صحابہ بھی اسکو تلاش کرتے رہے مگر ہار کہیں نہ ملا۔ جب تھک ہار کر کوچ کرنے لگے تو ہار حضرت عائشہ کے اونٹ کے نیچے تھا (بخاری۔ج2۔ص663)

☆ سن 4ھ میں رسول ﷺ نے حضرت عاصم بن ثابت کی سرگردگی میں 9 صحابی بطور جاسوس مشرکین کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ کئے جب یہ حضرات مقام ہدہ میں پہنچے تو قبیلہ بنولحیان نے ان کو گھیر لیا اور آٹھ کو شہید کر دیا اور حضرت عاصم کو کچھ دنوں بعد تختہ پر لٹکایا تو حضرت عاصم نے شہادت کے وقت یہ الفاظ کہے "اے اللہ ہمارے حالات سے اپنے نبی کو مطلع کر دیے۔ (بخاری ج2۔ص568)

7

- ☆ فتح خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے بکری کے گوشت میں زہر ڈال کر جناب رسول ﷺ کو بطور تحفہ بھیجا۔ جس کے چند لقمے آپؐ نے کھائے اور حضرت بشر بن براء اسی گوشت کی وجہ سے شہید ہوئے۔ چند لقمے کھانے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اسے مت کھاؤ کیونکہ یہ بوٹیاں مجھے یہ بتلا رہی ہیں کہ ان میں زہر ہے۔ (بخاری ج2۔ص610۔ابوداؤد۔ج2۔ص246)
- ☆ الحدیث: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا میں بشر ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم میں کوئی شخص اپنی چرب زبانی سے اپنے جھوٹے دعویٰ اور مقدمہ کو سچا کر دکھائے اور میں غلط معنی میں مبتلا ہو کر اسکے حق میں فیصلہ کر دوں تو اسکو یوں سمجھو کہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا جو اس نے لیا ہے لہذا میرے سامنے سچی یہی بات کہنا (بخاری ج2۔ص1063۔ مسلم ج2۔ص74)
- ☆ سن 4ھ میں مشرکین نے حضرت محمد ﷺ سے امداد کے لیے کچھ آدمی مانگے۔ آپ ﷺ نے اصحاب صفہ سے ستر (70) صحابہ کو منتخب کر کے ان ساتھ روانہ کر دیا۔ جب یہ لوگ برمعونہ پہنچے تو ان کافروں نے ایک صحابی کے علاوہ باقی سب کو شہید کر دیا۔ آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک مسلسل اس کافر قوم کے لئے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد بددعا بھی کی۔ اور حادثہ کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان رہے۔ (بخاری ج2۔ص586)
- ☆ جنگ احزاب کے موقع پر جناب رسول ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو جا کر دشمن کے حالات معلوم کر لے اور مجھے آکر بتلائے اس شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ساتھ جگہ دے گا مگر سب خاموش رہے آپ ﷺ نے 4 مرتبہ یہ الفاظ دہرائے۔ (مسلم ج2۔ص107)
- ☆ جناب رسول ﷺ غلاموں کو ہجرت پر بیعت نہیں کرتے تھے۔ ایک غلام نے اپنے کو آزاد بتا کر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔ بعد میں اسکے آقا نے آکر بات بتائی تو آپ ﷺ نے دو غلام دے کر اس غلام کو آزاد کروایا۔ (مسلم ج2۔ص30)
- ☆ حضور کی لونڈی حضرت ماریہؓ سے ان کے چچازاد بھائی حضرت مابورؓ آکر ملتے تھے منافقین نے تہمت لگادی آپ کو بھی یقین آگیا۔ آپؐ نے حضرت علی کو تلوار دی اور غیرت میں آکر فرمایا کہ مابور جہاں ملے اسے قتل کر دیں جب حضرت علی نے حضرت مابور کو پکڑا تو ان کا تہ بند کھل گیا اور وہ ننگے ہو گئے۔ حضرت علی نے دیکھا کہ رب نے مابور کو پیدائشی خنثی اور ہیجڑا پیدا کیا ہے۔ تو حضرت علی نے اسکو قتل نہ کیا اور آپ کو آکر یہ قصہ سنا دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "حاضر وہ چیز دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا" (مسلم ج2 ۔ص368، ابن سعد ج8، ص215، مسند احمد ج ا۔ص83)
- ☆ ایک دفعہ حضور ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک کتا گھس گیا۔ حضرت جبرائیل گھر کے اندر ملاقات کو نہ آئے جب آپؐ نے دیکھا کہ گھر میں کتا ہے تو حضرت عائشہ سے پوچھا یہ کتا گھر میں کب داخل ہوا ہے؟ انھوں نے عرض کیا خدا کی قسم مجھے علم نہیں۔ (ملفوظات حصہ سوئم 73/354)
- ☆ حضرت عطیہؓ فرماتے ہیں جنگ قریظہ میں مجھے گرفتار کیا گیا اور تمام نوجوان کو قتل کیا گیا۔ میرے بارے میں حضرات صحابہ کو تردد ہوا کیا آیا یہ بالغ ہے یا نابالغ۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسکو ایک مخصوص طریقہ سے دیکھو، لوزیر ناف بال اگے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ ان کا معائنہ ہوا تو وہ نابالغ نکلے اور ان کو قتل نہ کیا گیا۔ مستدرک ج2۔ص123)
- ☆ مدینہ منورہ میں ایک بوڑھی عورت رات کو فوت ہوئی صحابہ نے آپ کو اطلاع دیئے بغیر دفن کر دی اور بعد میں اطلاع دی اس پر آپؐ نے فرمایا "کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ مجھے ضرور اطلاع دینا۔ (موطا امام مالک ص75)

مشرکین کا حضور اکرم سے اصحاب کہف اور روح اور ذوالقرنین کے مطلق سوالات کرنے کا واقعہ اور وحی کا نہ اترنا۔

ابو عامر کا منافقین کے ساتھ ملکر مسجد بنا اور حضور اکرم کو اسکا افتتاح کرنے کا کہنا آپؐ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر اس مسجد میں نماز پڑھانے کا وعدہ کرنا لیکن اللہ نے سورہ توبہ کی آیت ۱۰۸ نازل کی۔

☆ ایک جنگ سے واپسی پر آنحضرت کی اونٹنی گم ہوجانا۔ منافقین کا علم غیب کی تہمت لگانا۔ اس پر حضور اکرم کا فرمانا میں تو نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے منافق کی بات اور جس مقام پر اونٹنی ہے اسکی خبر دی کہ وہ فلاں گھاٹی میں ہے اسکی باک درخت میں اٹک گئی ہے۔

(شرح الشفاء۔ ملا علی قاری۔ ج۳، ص۱۸۳)

☆ حضرت یونس کا اپنی قوم کو چھوڑنے کا فیصلہ جو کہ وحی خداوندی سے نہیں بلکہ اپنے اجتہاد پر تھا۔

☆ غزوہ بنی مطلق کے موقع پر حضرت عائشہ پر تہمت لگنے والا واقعہ کا حضور کو علم نہ ہونا

علم غیب عقلی دلائل:

☆ جبرائیل کو وحی لے کر آنے کی ضرورت ختم۔

☆ قربانیوں کا ردر ضیائع

☆ جنگ بدر کے موقع پر حضور اکرم کا ساری رات اللہ سے مانگنا ضائع۔

☆ حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا واقعہ۔ باپ اور بیٹا دونوں نبی ہیں، باپ کو بھی علم غیب ہے کہ بیٹے نے ذبح نہیں ہونا اور بیٹے کو بھی معلوم ہے کہ چھری نہیں چلنی۔ ساری قربانی پر بریلوی حضرات نے پانی پھیر دیا۔

☆ ☆ ☆

بریلوی عقیدہ علم غیب

☆ نبی پاک ﷺ سے عالم کی کوئی شئے پردہ میں نہیں یہ روح پاک عرش اور اسکی بلندی وپستی، دنیا وآخرت، جنت ودوزخ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ سب اسی ذات جامع کمالات کے لیئے پیدا کی گئی ہیں۔(الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ، نعیم الدین مرادآبادی، ص14)

☆ جناب رسول ﷺ کا علم تمام معلومات غیبیہ ولدنیہ پر محیط ہے(الکلمۃ العلیاء لاعلاء علم المصطفیٰ نعیم الدین ص56)

☆ حضورگواللہ تعالیٰ نے ایسا علم غیب بخشا کہ آپ پتھر کے دل کا حال بھی جانتے تھےتوان سرکارکواپنےعشاق انسانوں کے دلوں کا پتہ کیوں نہ ہوگا؟ (مواعظ نعیمیہ، اقتدار احمد۔ص192)

☆ جس جانور پر سرکار قدم رکھیں اسکی آنکھوں سے حجاب اٹھالیے جاتے ہیں جس دل کے سر پر حضور کا ہاتھ ہواس پر سب غائب وحاضر کیوں نہ ظاہر ہو جائے۔(مواعظ نعیمیہ ص364-365، اقتدار احمد)

☆ صحابہ اکرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول ﷺ کو غیب کا علم ہے(خالص الاعتقاد۔ص28۔احمد رضاخاں بریلوی)

☆ نبیؑ دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کوان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔(خالص الاعتقاد ص53۔احمد رضاخاں بریلوی)

☆ حضور ﷺ کو پانچوں غیبوں کا علم تھا مگر آپ ﷺ کوان سب کو مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔(خالص الاعتقاد۔ص56۔احمد رضا)

☆ حضور ﷺ کو تمام گزشتہ اورآئندہ واقعات جولوح محفوظ میں ہیں ان کا بلکہ ان سے بھی زیادہ کا علم ہوگیا۔ آپ ﷺ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔ (جاء الحق۔ص43۔احمد یار)

☆ حضورکی زندگی اوروفات میں کوئی فرق نہیں۔اپنی امت کو دیکھتے ہیں اوران کے حالات ونیات اورارادے اوردل کی باتوں کو جانتے ہیں (خالص الاعتقاد ص39۔احمد رضاخاں بریلوی)(جاء الحق ص151۔احمد یار)

☆ حضورؐ مدینہ میں رہ کر ذرے ذرے کا مشاہدہ فرمارہے ہیں(مواعظ نعیمیہ۔ص326۔احمد یار)

☆ قرآنی آیت وھوبکل شی علیم سے مراد ہے کہ نبیؐ ہر چیز کو جانتے ہیں(تسکین الخواطر۔احمد سعید کاظمی۔ص52-53)

☆ قیامت کب آئے گی؟ مینہ کب برسے گا؟ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ کل کیا ہوگا؟ فلاں کہاں مرے گا؟ یہ پانچوں غیب جو کہ آیت کریمہ میں مذکور ہیں ان سے کوئی چیز حضورؐ سے مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضورؐ سے پوشیدہ ہوسکتی ہیں حالانکہ حضور کی امت کے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اوران کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے۔۔۔۔خالص الاعتقاد۔ص54-35۔احمد رضاخاں بریلوی)

☆ ان پانچوں غیبوں کا معاملہ حضورؐ پر کیوں کر چھپا ہے؟ حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں صاحب تصرف تصرف نہیں کرسکتا۔ جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے۔(خالص الاعتقاد۔احمد رضاخاں بریلوی۔ص54۔)(الدولۃ المکیۃ ص48 احمد رضا احمد رضا)

☆ کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے۔(خالص الاعتقاد، ص51۔احمد رضاخاں بریلوی)

☆ کامل بندہ چیزوں کی حقیقتوں پر مطلع ہوجاتا ہے اوراس پر غیب اورغیب الغیب کھل جاتے ہیں(جاء الحق ص85۔احمد یار نعیمی)

☆ مردود ہے جسکی نگاہ تمام عالم کے پار گزر جائے یعنی مکمل علم غیب کے حصول کے بغیر کوئی شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔

(خالص الاعتقاد۔ص 51۔احمد رضا خاں بریلوی)

☆ روز اول سے روز آخر تک سب ما کان وما یکون انہیں یعنی رسول اللہ کو بتایا (انباء المصطفیٰ احمد رضا خان)

☆ ہمارے حضور صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات جملہ ما کان وما یکون الیٰ یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا حکم دیا (انباء المصطفیٰ احمد رضا خان)

☆ ازل سے ابد تک تمام غیب وشہادت پر اطلاع تام حاصل الا ماشاء اللہ (اعتقاد الاحباب احمد رضا)

☆ کونسی سرکار میں جنہیں دلوں کے ارادوں خطروں قلوب کی خواہشوں اور عیستوں پر اطلاع ہے۔جن سے اللہ نے ما کان وما یکون کا کوئی ذرہ نہیں چھپایا

(حدائق بخشش حصہ سوم۔ص ۹)

☆ نبی اللہ کی نظر پیدائشی علم غیب پر ہوتی ہے۔(مقیاس حنفیت ص ۳۲۱،عمر اچھروی)

☆ انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں۔ (مواعظ نعیمیہ۔ص ۱۹۳۔احمد یار نعیمی)

☆ محدثین ومتقدین علماء کرام کے نزدیک حضور عالم الغیب تھے۔ (تصحیح العقائد ص ۴۹،مولوی عبد الحامد بدایونی)

☆ شرق وغرب وسماء ارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ (انباء المصطفیٰ احمد رضا)

☆ مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بعطائے الٰہی ضرور تمام انبیاء کے لیے ثابت ہے۔ (احکام شریعت،ص ۲۵۵ حصہ ۱۳ احمد رضا)

☆ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا۔ (نور العرفان ص ۷۵۱)

(جو صفت غیر مسلم کے لیے ہوسکتی ہے مسلم کے لیے کمال نہیں۔ملفوظات،حصہ ۴،ص ۳۷۸۔احمد رضا)

☆ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو کل اسماء سکھا دیئے۔ (سورہ بقرہ (مفتی احمد یار نعیمی،تفسیر نعیمی جلد ۱)

☆ ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک (پ ۱۳۔یوسف ع ۱۱)

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔ (احمد رضا،کنز الایمان)

تفسیر: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو غیب کے علوم عطا فرمائے (نعیم الدین مراد آبادی،حاشیہ کنز الایمان)

☆ دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے یہ روایت صحیحہ ثابت ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضور کو قیامت کا علم ہے (جاء الحق۔ص ۱۴۶۔مفتی احمد یار نعیمی)

(یہ راویت بڑا اکھلا جھوٹ ہے۔ملا علی قاری،موضات کبیر) (آنحضرت کو قیادت کا علم نہ تھا۔ثمن الہدایہ،پیر مہر علی شاہ)

☆ حضورؐ نے قیامت تک کے من وعن واقعات بیان کردیئے اب کیسے ممکن ہے کہ آپ کو قیامت کا علم نہ ہوا (جاء الحق۔ص ۱۱۴۔احمد یار)

☆ مضمون طویل ہوجانے کا خیال نہ ہوتا تو اسکے برعکس یعنی حضور انور کو عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست کے نمونے بھی پیش کرتا۔

(علم غیب کا ثبوت،از محمد فیض احمد اویسی ص ۱۷)

☆ اولیا اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کرسکتے ہیں غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے۔ (الامن العلیٰ۔ص ۲۰۵۔احمد رضا)

☆ حضرت عزت نے اپنے حبیب اکرم کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔مشرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموت والارض کا شاہد بنایا ،اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔علم عظیم حبیب کبریا ان سب کو محیط ہے۔نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتہ گرتا ہے

زمین کے اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ (انباء المصطفیٰ الجال ستر ہ انظمی ص ۴۸۔ احمد رضا خان بریلوی)

☆ علوم محمدیہ تو علوم الٰہیہ ہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں۔ بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے (انباء المصطفیٰ ص ۴۸، احمد رضا خان بریلوی)

☆ رسول اللہ کا عالم الغیب ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ (ازالۃ الضلالۃ۔ ص ۱۴)

☆ آپ کی ذات وصفات کا اول سے ہی عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یانہ۔ (کشف الغیبات ص ۲۷ نظام الدین ملتانی)

☆ انبیاء اور اولیاء کو عالم الغیب عطائی اور وھبی من جانب اللہ جاننا صحیح اور درست ہے (استمداد ص ۹۲)

☆ علم ما کان وما یکون حق سبحانہ وتعالیٰ نے شب معراج میں آنحضرت کو عطا فرمایا (الکلمۃ اولیاء ص ۶۳) تقدیس الوکیل۔ ص ۱۹۶ غلام دستگیر قصوری)

☆ انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں (مواعظ نعیمیہ ص ۱۹۳)

☆ حضورؐ کو نفس علم غیب تو ولادت سے ہی عطا ہو چکا تھا۔ (جاء الحق۔ ص ۱۳۵۔ احمد یار)

☆ نزول قرآن کے وقت علم غیب مکمل ہوا۔ (الدولۃ المکیہ ص ۱۰۵ احمد رضا)

☆ رسولوں کو علم غیب پر مسلط فرمادیا۔ (ملفوظات حصہ اول۔ ص ۴۳۔ احمد رضا)

☆ علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۔ ص ۱۰۲ احمد یار نعیمی)

☆ تمام مسلمانوں کو بھی علم غیب ہوتا ہے۔ (تبیان القرآن۔ ج ۱۲۔ ص ۳۰۰۔ غلام رسول سعیدی)

☆ حضورؐ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔ (جاء الحق ص ۴۳، احمد یار)

علم کلی عطا ہوا:

☆ آپؐ کو کلی علوم حاصل ہیں۔ (انوار قمریہ ص ۱۳۹۔ قمر الدین سیالوی)

☆ نبیؐ کے واسطے ہر مسلمان کو غیب کلی تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔ (مقیاس حنفیت ص ع ۴۶۷ عمر اچھروی)

☆ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے کلی علم غیب عطا فرمایا۔ (رشید الایمان ص ۹۹)

☆ علوم محمدیہ تو علوم الٰہیہ ہیں۔ (علم غیب رسول غیب رسول۔ ص ۴۸۔ احمد رضا)

☆ نبی کریم کو غیب کلی کا علم حاصل تھا۔ (مقیاس حنفیت۔ ص ۳۳۳۔ عمر اچھروی)

☆ اللہ تعالیٰ نے نبی کو اپنے دست قدرت سے علم کلی عطا فرمائے۔ (مقیاس حنفیت۔ ص ۳۷۵۔ عمر اچھروی)

☆ حضور نے تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ فرمالیا ہے۔ (تسکین الخواطر۔ ص ۱۳)

☆ نبی کریم سب اگلوں، پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گزشتہ و آئندہ سے آگاہ ہے (الدولۃ المکیہ۔ ص ۲۴۷۔ احمد رضا)

☆ حضورؐ کو تعین وقت قیامت کا بھی علم ملا حضورؐ کو بلا استثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح محفوظ اور روز اول سے روز آخر تک تمام ما کان وما یکون مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زیادہ علم ہے۔ (خالص الاعتقاد۔ ص ۷۔ احمد رضا)

☆ ☆ ☆